اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۰ فروری (۹۵ء) کو قزاقستان کے دارالحکومت الماتا میں آزاد ممالک کی دولتِ مشترکہ [CIS] کی چھٹی سربراہ کانفرنس کے موقعہ پر اگرچہ تنظیم کے بارہ ممبر ممالک میں سے آٹھ نے "واحد بیرونی سرحد کے تحفظ کے لیے مشترک دفاع کا نظام" وضع کرنے کی روسی تجویز کی مخالفت کی، تاہم ممبر ممالک میں سے کسی کو بھی فوجی طاقت کے ذریعہ "چیچن علیحدگی پسند مجرموں" کی سرکوبی کی روسی پالیسی اور اس کے نتیجے میں روسیوں کے ہاتھوں جمہوریہ چیچن میں انسانی حقوق کی وسیع پیمانے پر خلاف ورزیوں کے خلاف احتجاج کرنے کی ہمت نہ ہو سکی۔ اس موقعہ پر روسی وزیراعظم جناب وکٹر چرنومیردین نے تنظیم کے عملی طور پر اعضاءِ معطل [ممالک] کے سربراہوں پر غیر مبہم بلکہ دھمکی آمیز الفاظ میں واضح کیا کہ "ماسکو چیچن مسئلہ پر کسی بھی صورت میں بیرونی مداخلت کو برداشت نہیں کرے گا"۔ روسی وزیراعظم کے مطابق "[چیچن مسئلہ] روس کا داخلی معاملہ ہے جسے بہرصورت ہم [روسیوں] نے خود حل کرنا ہے"۔

سوال یہ ہے کہ ایسی صورت میں جبکہ ماسکو "رشین فیڈریشن کی حدود کے اندر" اپنے مسائل کے بارے میں CIS میں شریک ممالک کی "مداخلت" برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہے، تو اسے دستوری طور پر آزاد ممالک کی سرحدات کو "مشترک بیرونی سرحد" قرار دینے اور اس کے تحفظ کے لیے "مشترک دفاعی نظام" وضع کرنے کی اپنی منطق ان ممالک پر ٹھونسنے کا کیا حق پہنچتا ہے؟ یاد رہے کہ الماتا کانفرنس میں مذکورہ روسی تجویز کے مسترد کیے جانے کے باوجود روس نے ۵ مئی ۹۵ء کو منسک میں منعقد ہونے والی دولتِ مشترکہ کی ساتویں سربراہ کانفرنس کے موقعہ پر بیرونی سرحدات کے تحفظ اور دفاع کے لیے "مشترکہ حکمتِ عملی" کی نئی تجویز پیش کرنے کا عندیہ دیا ہے۔

واضح طور پر یہ نظر آرہا ہے کہ کریملن کے حکمرانوں نے سوویت یونین کے زوال کے بعد آزاد ہونے والے ممالک کے استقلال کو آزادی کے معروف معنوں میں تسلیم نہیں کیا ہے۔ ماسکو کے "جمہوری" حکمرانوں کے اس استعماری رویّے کی دوسری توجیہہ یہ ہو سکتی ہے کہ ژرنوفسکی جیسے روسی قوم پرستوں کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کے پیشِ نظر صدر یلسن نے ۱۹۹۶ء میں اپنی میعادِ صدارت کے اختتام پر صدر کی حیثیت سے اپنے دوبارہ انتخاب کو یقینی بنانے کے لیے، جمہوریت اور اصلاحات کی قیمت پر، "روسی سلطنت کی ازسرِ نو تعمیر" سے متعلق ان قوم پرستوں کے ایجنڈہ کو اپنانے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ یہ حقیقت محتاجِ وضاحت نہیں کہ اقتصادی اور دفاعی شعبوں میں روسی بالادستی کے شکنجے میں کسے ہوئے ان "آزاد" ممالک پر اپنی "نام نہاد آزادی" روسی توسیع پسندی پر قربان کرنے کے لیے ماسکو کی طرف سے جو زبردست دباؤ ڈالا جا رہا ہے، اس کا مقابلہ کرنے کے لیے مغرب، بوجوہ، ان کی کسی بھی قسم کی مدد کرنے پر تیار نہیں ہے۔ ایسی صورت میں کیا عالمِ اسلام اور خاص کر ECO کے [بانی ممبر] ممالک اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں گے؟

محمد الیاس خان